مسافر کے لیے نمازِ مغرب میں قصر کرنے، نیز سنتوں اور وتر کا حکم؟

مجیب: مولانا محمد نوید چشتی عطاری

مصدق: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Book-146

تاریخ اجراء: 07رمضان المبارک1437ھ/13جون2016ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ شرعی سفر کی مسافت کتنی ہے؟ نیز سفر کے دوران سنتیں پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ اور مغرب کے فرضوں میں قصر کیسے ہو گی؟ سفر کے دوران وتر کی نماز چھوڑ سکتے ہیں یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

تین دن رات کی پیدل یا اونٹ وغیرہ کی سواری کی متوسط مسافت کی مقدار متصل سفر شرعی سفر کہلاتا ہے اور اتنی مقدار میں متصل سفر کرنے والا شخص شرعی مسافر کہلاتا ہے، آج کل کے حساب سے اس کی کم از کم مقدار بانوے کلو میٹر بنتی ہے، لہٰذا اگر بانوے کلو میٹر یا اس سے زیادہ متصل سفر کی نیت سے کوئی شخص اپنے علاقے کی آبادی سے باہر نکلے تو وہ شرعی مسافر کہلائے گا، اس کے بعد جب تک کہیں پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہ کرے یا اپنے وطن اصلی میں داخل نہ ہو، مسافر ہی رہے گا، اس دوران نمازوں میں قصر واجب ہو گی۔

مسافر ظہر، عصر اور عشا کے فرائض میں قصر کر کے چار چار کی جگہ دو دو فرائض پڑھے گا، البتہ فجر اور مغرب کی نماز میں قصر نہیں ہو گی، یہ دونوں نمازیں پوری پوری ہی پڑھے گا اور سفر ہو یا حضر، اس میں وتر بہر حال واجب ہیں، اور ان میں قصر بھی نہیں ہے۔ سفر میں حالت اطمینان و قرار میں، تو سنت مؤکدہ ادا کرنی چاہیے، البتہ اگر امن و قرار کی حالت نہ ہو، بلکہ رواروی یعنی جاری سفر کی صورت ہو، تو سنتیں ترک کرنے میں کوئی حرج نہیں، یہ حکم سنت فجر کے علاوہ باقی سنتوں کا ہے، سنت فجر چونکہ قریب بوجوب ہیں اس لیے ان کے ترک کی اجازت نہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ”صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فی الحضر والسفر فصلیت معہ فی الحضر الظہر أربعاً وبعدھا رکعتین وصلیت معہ فی السفر الظہر رکعتین وبعدھا رکعتین والعصر رکعتین ولم یصل بعدھا شیئاً والمغرب فی الحضر والسفر سواء ثلاث رکعات لا ینقص فی حضر ولا سفر وھی وتر النہار وبعدھا رکعتین“ میں نے حالت اقامت اور حالت سفر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ حالت اقامت میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور حالت سفر میں نماز ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد دو رکعتیں اور پڑھیں اور (حالت سفر میں) نماز عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد کچھ نہ پڑھا اور نماز مغرب کی سفر و حضر میں تین ہی رکعتیں پڑھیں اس میں کمی نہ کی اور یہ دن کے وتر ہیں اور اس کے بعد دو رکعتیں ادا کی۔ (جامع ترمذی، صفحہ 163، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک روایت ان الفاظ کے ساتھ بھی ہے، فرماتے ہیں: ”صلی فی السفر الظہر رکعتین وصلی بعدھا رکعتین وصلی العصر رکعتین ولیس بعدھا شئ وصلی المغرب ثلاثاً وبعدھا رکعتین وصلی العشاء رکعتین وبعدھا رکعتین“ یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سفر میں ظہر کی دو رکعتیں ادا فرمائیں اور اس کے بعد دو رکعتیں اور ادا فرمائیں اور عصر کی نماز ادا فرمائی اور اس کے بعد کچھ ادا نہ فرمایا اور مغرب کی تین رکعتیں ادا فرمائیں اور اس کے بعد دو رکعتیں اور ادا فرمائیں اور عشا کی دو رکعتین ادا فرمائیں اور اس کے بعد دو رکعتیں اور ادا فرمائیں۔ (شرح معانی الآثار مع نخب الافکار، جلد 6، صفحہ 350، مطبوعہ دار النوادر)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ”ولا بد للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيام حتى يترخص برخصة المسافرين وإلا لا يترخص أبدا ولو طاف الدنيا جميعها“ اور مسافر کو رخصت کا حکم اس وقت حاصل ہو گا، جب متصل تین دن کے سفر کا قصد کرے اور اگر اتنا قصد نہ کرے گا، تو اگرچہ تمام دنیا گھوم آئے رخصت سفر کا حکم حاصل نہ ہو گا۔ (فتاوی عالمگیری جلد 1، صفحہ 153، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ”اگر اپنے مقام اقامت سے ساڑھے ستاون میل کے فاصلے پر علی الاتصال جانا ہو کہ وہیں جانا مقصود ہے بیچ میں جانا مقصود نہیں، اور وہاں پندرہ دن

کامل ٹھہرنے کا قصد نہ ہو، تو قصر کریں گے، ورنہ پوری پڑھیں گے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 8، صفحہ 270، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "شرعاً مسافر وہ شخص ہے جو تین دن کی راہ تک جانے کے ارادہ سے بستی سے باہر ہوا۔۔ سفر کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ تین دن کا ارادہ متصل سفر کا ہو، اگر یوں ارادہ کیا کہ مثلاً دو دن کی راہ پر پہنچ کر کچھ کام کرنا ہے وہ کر کے پھر ایک دن کی راہ جاؤں گا، تو یہ تین دن کی راہ کا متصل ارادہ نہ ہوا مسافر نہ ہوا۔" (بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 743، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

امداد الفتاح میں مسافر کے لیے سنتوں کے بارے میں ہے کہ: "وفي التجنيس: المختار أنه إن كان حال أمنة وقرار يأتي بها أي السنن لأنها شرعت مكملات والمسافر محتاج إليه وإن كان حال خوف لا يأتي بها لأنه ترك بعذر" تجنیس میں ہے: مختار یہ ہے کہ مسافر حالت امن و قرار میں سنتیں ادا کرے گا۔ کیونکہ سنت فرض کی تکمیل کے لئے مشروع کی گئی ہیں اور مسافر بھی اس کا محتاج ہے۔ اور اگر حالت خوف ہو، تو انہیں ادا نہیں کرے گا عذر کی وجہ سے۔ (امداد الفتاح، صفحہ 438، مطبوعہ مکتبہ امین)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "ولا قصر في السنن كذا في محيط السرخسي، وبعضهم جوزوا للمسافر ترك السنن والمختار أنه لا يأتي بها في حال الخوف ويأتي بها في حال القرار والأمن هكذا في الوجيز الكردري" سنتوں میں قصر نہیں اسی طرح محیط سرخسی میں ہے اور بعض علماء نے مسافر کے لیے سنتوں کو ترک کرنا، جائز رکھا ہے، جبکہ مختار یہ ہے کہ خوف کی حالت میں نہیں پڑھے گا اور امن کی حالت میں ان کو پڑھے گا، وجیز کردری میں اسی طرح ہے۔ (فتاوی عالمگیری، جلد 1، صفحہ 153، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "اگر سفر میں اطمینان نہ ہو، جب تو سنتوں کے ترک میں کوئی قباحت ہی نہیں اور اطمینان ہو جب بھی سنن کا تاکد جو حضر میں ہے، وہ سفر میں نہیں رہتا کہ سفر خود ہی قائم مقام مشقت کے ہے۔ در مختار میں ہے: "ويأتي المسافر بالسنن إن كان في حال أمن وقرار وإلا بأن كان في خوف وفرار لا يأتي بها وهو المختار لأنه ترك لعذر" اور یہ حکم سنت فجر کے غیر کا ہے اور سنت فجر چونکہ قریب بوجوب ہے، لہٰذا سفر کی وجہ سے اس کے ترک کی اجازت نہیں

اور بعض ائمہ کا یہ قول بھی ہے کہ مغرب کی سنتیں بھی ترک نہ کرے، کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سفر و حضر کہیں بھی اس کو ترک نہیں کیا۔(فتاوی امجدیہ، جلد1، صفحہ284، مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net